صلۂ جہادِ آزادی

بد دیانت مؤرخوں نے ان مجاہدین آزادی کو یکسر فراموش کر دیا جن کے عزم و عمل نے سیاسی گزر گاہوں میں اسلام کی عظمت کے چراغ روشن کر کے قوم کو آزادی کی منزل تک پہنچایا۔ افسوس! آج وہی لوگ قوم کے قہر و غضب کا شکار ہو گئے۔ ان پر ہر وہ جھوٹ بولا اور ہر وہ افتراء باندھا گیا جسے سن کر........

مہر و وفا کانپے، زمیں لرزی، فلک تھرا گیا

ان کی قربانیاں راکھ ہو گئیں
ان کی استقامت پر تبرّیٰ تولا گیا
ان کی عظمت کو داغدار کرنے کی کوششیں کی گئیں
ان کی ہڈیوں کو سوکھی لکڑی کی طرح جلا دیا گیا

آہ ....

اُن کے خلوص پر شک کیا گیا، ان کے جذبوں کا مذاق اڑایا گیا اور ان کی محنت کو دولت اور جاگیر کے عوض فروخت کر دیا گیا۔ دجل و دروغ کی سیاست گاہ میں ان کی آواز اس صدا کی طرح ہو گئی جو صحراؤں میں بلند ہو کر ریت کے تودوں میں اتر جاتی ہے۔ وہ لوگ احساسات کی قبر میں لیٹ گئے اور ان کی جگہ ایسے افراد نے لے لی جنھوں نے شہیدوں اور مجاہدوں کے خون کو غازہ اور ہڈیوں کو سہرے کا پھول بنا لیا۔ یہاں تک کہ مجاہدینِ آزادی کے وجود کا چراغ گل ہو گیا۔ ان کی جگہ سیاسی مجاور آ گئے جو آج بھی غلامی کا کاسۂ گدائی لئے پھرتے ہیں............ ع

منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

(جانشین امیر شریعت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ)